اعلیٰ حضرت

اور

فنِ شاعری

ابوبنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+92-321-2094919

مقدمہ

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہت سارے علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے، تفسیر ہو یا اصول تفسیر حدیث ہو یا اصول حدیث فقہ ہو یا اصول فقہ ریاضی ہو یا سائنس علم ھیئت ہو یا علم توقیت الغرض جس جس فن میں آپ نے قلم اٹھایا اس کا حق ادا فرمایا اور علوم کے ایسے دریا بہائے جس سے آج بھی مسلمان فیض یاب ہو رہے ہیں۔

فن شاعری میں بھی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایسے حیرت انگیز کارنامے انجام دیے کہ اس فن کے ماہرین کی عقلیں بھی حیران ہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف فن شاعری کے اصولوں کو ملحوظ رکھا بلکہ شرعی تقاضوں کو بھی مد نظر رکھ کر بطور عبادت نعتیہ شاعری فرمائی۔ جس وقت کئی شعراء عشقیہ فسقیہ شاعری میں مصروف تھے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اردو شاعری کو عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگ دیا اور ثابت کر دیا کہ شاعری کا اصلی حسن عشق حقیقی کو بیان کرنے میں ہے۔

اس مضمون میں میرا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ کلام میں فن شاعری کو کتنی مہارت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

صنعت تجنیس ناقص:

شعر میں ایسے دو الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف کے اعتبار سے ایک جیسے ہوں لیکن اعراب میں مختلف ہوں اور دونوں مختلف معنی میں استعمال ہوئے ہوں۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

اس میں خلق دو بار استعمال ہوا لیکن دونوں کے اعراب اور معنی میں فرق ہے، خُلق کا معنی اخلاق اور خِلق کے معنی پیدائش ہے۔

عالمِ علم دو عالم ہیں حضور

آپ سے کیا عرض حاجت کیجیے

لفظ عالم دو بار آیا مگر عالِم کا مطلب جاننے والا اور عالَم کا معنی جہاں، دنیا ہے۔

سَونا پاس ہے سُونا بن ہے سَونا زہر ہے اُٹھ پیارے

تُو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

اس میں لفظ سونا تین بار ہے، پہلے سے مراد گولڈ دوسرے سے مراد ویرانی تیسرے سے مراد نیند ہے۔

اِک ترے رُخ کی روشنی چین ہے دو جَہان کی

اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

اِنس کے معنی انسان اور اُنس کا معنی ہمدردی / پیار ہے۔

کِس سے کہیے کیا کِیا کیا ہو گیا

خود ہی اپنے پَر ملامت کیجیے

پہلی مرتبہ لفظ کیا کلمہ استفہام ہے یعنی کتنا، کس قدر وغیرہ، دوسری مرتبہ عمل کرنا کیا ہوا کام کے معنی میں ہے، تیسری مرتبہ پھر استفہام کے لئے ہے۔

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف

کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

کمال کر دیا تینوں اعراب کا استعمال، پہلے سے مراد یہاں دوسرے سے وہاں اور تیسرے سے بیچ میں لٹکا ہوا مراد ہے۔

صنعت اقتباس:

شاعر اپنے شعر میں قرآن کی آیت یا حدیث پاک کے کچھ عربی الفاظ شامل کرے۔

اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام میں اس کی مثالیں اتنی کثرت سے ملتی ہیں کہ عقلیں حیران ہیں۔

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذکر اونچاہ تیرا

ورفعنالك ذكرك سورۃ الم نشرح کی آیت ہے۔

اَنْتَ فِيْهِمْ نے عدو کو بھی لیا دامن میں

عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

انت فيهم سورۃ الانفال کی آیت کا حصہ ہے۔

مَنْ زَارَ تُرْبَتِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ

اُن پر درود جن سے نوید اِن بشر کی ہے

پہلے مصرعے میں حدیث پاک کے الفاظ شامل کیے گئے ہیں۔

مجرم بلائے آئے ہیں جَاءُوكَ ہے گواہ

پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

جاءوك سورۃ النسآء کی آیت کا حصہ ہے۔

مومن ہو مومنوں پہ رَءُوفٌ رَحِیم ہو

سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَانَہَر کی ہے

رءوف رحیم سورۃ التوبہ اور لانھر سورۃ الضحیٰ کی آیت کا حصہ ہے۔

لَیۡلَةُ الۡقَدۡر میں مَطۡلَعِ الۡفَجۡر حق

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر اور مطلع الفجر سورۃ القدر کی آیات کے حصے ہیں۔

صنعت تضاد:

شعر میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جو معنی اور وصف میں ایک دوسرے کے الٹ ہوں۔

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

جلتے کا الٹ بجھادیئے روتے کا الٹ ہنسادیئے۔

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں

اُدھر سے انوار ہنستے آتے، اِدھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

وہاں کا الٹ یہاں، فلک (آسمان) کا الٹ زمیں، پر (اوپر) کا الٹ میں (اندر) اُدھر کا الٹ اِدھر، آتے کا الٹ اٹھتے (جاتے)۔

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ

بھاری ہے تراوقار آقا

ہلکا کا الٹ بھاری، اگر کا الٹ ہے، ہمارا کا الٹ تیرا۔

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا

کُھل گیا گیسو ترا، رحمت کا بادل گھر گیا

بڑھ چلی(زیادہ ہونا) کا الٹ گھٹا (کم ہونا) ، ضیا کا الٹ اندھیر، کھل گیا کا الٹ گھر گیا۔

نوٹ: یہ چند مثالیں لکھی ہیں ورنہ ایسے اشعار اعلی حضرت کے کلام میں باکثرت ہیں۔

صنعت تلمیح:

کلام میں قرآن و حدیث کے واقعات یا کسی قصے، کہاوت یا مشہور شعر کی طرف اشارہ کرنا۔

تیری مرضی پا گیا، سورج پھرا الٹے قدم

تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چِر گیا

اس شعر میں دو واقعات کی طرف اشارہ ہے، پہلے مصرعے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس معجزے کا ذکر ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور دوسرے مصرعے میں چاند کے دو ٹکڑے کرنے والے معجزے کی طرف اشارہ ہے۔

اپنے مولی کی ہے بس شان عظیم

جانور بھی کریں جن کی تعظیم

سنگ کرتے ہیں ادب تسلیم

پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

اس ایک شعر میں کئی واقعات کا ذکر ہے، کتنی ہی مرتبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں جانور تعظیم بجا لانے کی غرض سے حاضر ہوئے، سنگریزوں (پتھروں) نے کلمہ پڑھا، درختوں نے سجدے کیئے۔

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ احد پہاڑ جھومنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے ایک ٹھوکر عطا فرما کر پہاڑ کی حرکت کو روک دیا۔ اسی واقعہ کی طرف

اشارہ ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر، ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کثیر تعداد پر مشتمل لشکر اسلام میں پانی کی کمی ہوگئی ایسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے دریا جاری ہوگئے جس نے ہزاروں کے لشکر کو سیراب کیا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم شیر خوارگی میں گہوارے سے انگلی کا اشارہ فرماتے تو چاند آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں پر چلتا تھا۔

صنعت تلمیع:

ایک زبان کی نظم میں دوسری زبان کا ایک مصرع یا شعر یا اشعار ملا دئے جائیں۔

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ

مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو

ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

یہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا چار زبانوں پر مشتمل منفرد اور مشہور کلام ہے

جس کے مزید 9 اشعار اسی انداز پر ہیں۔

در ایں جلوت بیا از راہ خلوت تا خدا یابی

متی ما تلق من تھوی دع الدنیا و اھملھا

پہلا مصرعہ فارسی میں جبکہ دوسرا عربی میں ہے۔

انا اعطینٰك الکوثر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پہلا عربی میں دوسرا اردو میں ہے۔

ثاني اثنين اذهما في الغار

میں نثار اور فدا محب رسول

پہلا عربی میں دوسرا اردو میں۔

صنعت تجنیس کامل:

شعر میں ایسے دو الفاظ کا استعمال کرنا جو حروف اور اعراب میں برابر ہوں لیکن دونوں کے معنی الگ الگ ہوں۔

نوٹ: صنعت تجنیس ناقص میں اعراب بھی مختلف ہوتے ہیں۔

جنت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو

اے گُل، ہمارے گل سے ہے، گل کو، سوال گل

لفظ گل چاروں مرتبہ الگ معنی میں استعمال ہوا ہے۔پہلی مرتبہ پھول کے معنی

میں، دوسری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے، تیسری مرتبہ سائل کے معنی میں مراد جنت ہے اور چوتھی مرتبہ رونق اور چمک مراد ہے۔

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زبان نہیں

وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو،وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

لفظ سخن اور بیان دو دو بار استعمال ہوئے، پہلی مرتبہ میں سخن کا مطلب گفتگو ہے اور دوسری مرتبہ اعتراض کے معنی میں، اسی طرح بیان پہلی بار خطبہ یا وعظ کے معنی میں اور دوسری مرتبہ وضاحت کے معنی میں۔

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی

چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

پہلی مرتبہ بدلی سے مراد تبدیلی اور دوسری مرتبہ بادل مراد ہے۔

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے

اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

پہلے خاک سے مراد مٹی دوسرے کا مطلب بالکل نہیں اور تیسرے سے مراد زمین ہے۔

صنعت مراعات النظیر:

شعر میں ایسی چند چیزوں کا ذکر کرنا جو ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہوں۔

نبوی مینھ علوی فصل بتولی گلشن

حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا

اس میں مینھ یعنی بارش، فصل، گلشن، پھول مہکنا کا آپس میں تعلق ہے، پھر اعلی حضرت نے نبوی، علوی، بتولی، حسنی اور حسینی کو دلکش انداز میں ذکر فرمایا ہے۔

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول

لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

اس شعر میں سر، قدم، تن (جسم)، لب (ہونٹ)،دہن (مونھ)، ذقن (ٹھوڑی) اور بدن کا ذکر ہے۔

صنعت ترصیع:

جس میں دونوں مصرعوں کے الفاظ ہم وزن ہوں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

[دھارے : تارے] [چلتے : کھلتے] [عطا : سخا] [قطرہ : ذرہ]

سب سے اولی و اعلی ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی

[سب: سب] [اولی : بالا] [اعلی : والا]

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا

اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

[اغنیا : اصفیا] [پلتے : چلتے] [در : سر] [باڑا : رستا]

صنعت مقابلہ:

شعر میں پہلے چند ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو ایک دوسرے سے موافقت رکھتے ہوں، پھر ایسے الفاظ لانا جو پہلے ذکر کیے ہوئے کے الٹ ہوں۔

خوار و بیمار و خطاوار و گناہ گار ہوں میں

رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

پہلے مصرعے میں خوار، بیمار، خطاوار اور گناہ گار ذکر کیا پھر خوار کے مقابلے میں رافع یعنی بلند کرنے والا، بیمار کے مقابلے میں نافع یعنی نفع دینے والا اور خطاوار و گناہ گار کے مقابلے میں شافع یعنی شفاعت کرنے والا ذکر کیا۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

یہ شعر ایک انفرادی شان رکھتا ہے۔پہلے مصرعے میں یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونے والی عورتوں کا تذکرہ ہے جنھوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر بے توجہی میں اپنی انگلیاں کاٹیں اور یہ واقعہ مصر کا ہے ان سب باتوں کا ذکر سورۃ یوسف میں ہے، مگر قربان جائیں اعلی حضرت کے عشق رسول پر، دوسرے مصرعے میں لکھتے ہیں کہ فریفتہ ہونے والی عورتیں تھیں وہ بھی مصر کی مگر یہاں مرد ہیں وہ بھی عرب کے، وہاں حسن دیکھا مگر یہاں فقط نام پر، وہاں انگلیاں

کٹ گئیں وہ بھی بے توجہی میں ایک بار مگر یہاں گردنیں کٹاتے ہیں بار بار قصداً۔

صنعت تنسیق الصفات:

کسی کا تذکرہ بہت سی صفات کے ساتھ کرنا۔

وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا

رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

اس شعر میں نامی، نام خدا نام تیرا، رؤف، رحیم، علیم اور علی کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صفات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم

درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود

شافی یعنی شفا دینے والے، نافی یعنی بیماری کو روکنے والے، کافی و وافی یعنی کامل، درد کو دور کرنا بطور صفات عالیہ کے بیان کیا ہے۔

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل

حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

اس شعر میں اصالت کل یعنی کائنات کی اصل، امامت کل، سیادت کل، امارت کل، حکومت کل، ولایت کل کے اوصاف کا نہایت دلکش انداز میں استعمال موجود ہے۔

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

اس شعر میں کمال انداز میں چمک، دمک، جھلک، مہک، زمین و فلک، سماک و سمک اور سکہ نشان کے الفاظ نظم کئے ہیں۔

صنعت حسن طلب:

خوبصورت اشارہ کر کے کسی چیز کو کسی سے مانگنا۔

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا

غفران میں کچھ خرچ نہ ہو گا تیرا

رب تعالی سے عرض کی گئی ہے کہ تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں، اس طرف اشارہ کر کے مغفرت کو مانگا گیا ہے۔

اپنی ستاری کا یارب واسطہ

ہوں نہ رسوا بر سر دربار ہم

قیامت کے دن رسوائی سے بچنے کے لئے خدائے پاک کی شان ستاری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں

سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

میدان محشر کی دھوپ سے بچنے کے لئے اللہ پاک کے محبوب کے پیارے گیسو کا سایہ کرم حاصل ہونے کی یہ دعا اپنی مثال آپ ہے۔

نوٹ: یہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی عاجزی ہے، اللہ پاک اعلی حضرت کے خوف خدا و عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمارے حق میں یہ دعائیں قبول فرمائے۔

صنعت عزل الشفتین:

اشعار میں ایسے الفاظ ذکر کیے جائیں کہ پڑھنے والے کے دونوں ہونٹ نہ ملیں الگ ہی رہیں۔اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 12 اشعار پر مشتمل ایک پوری نعت شریف لکھی جس کی خوبی یہ ہے کہ پوری نعت شریف پڑھ لیں کسی شعر کے کسی لفظ پر ہونٹ سے ہونٹ ٹچ نہیں ہو گا۔

سید کونین سلطان جہاں

ظل یزداں شاہ دیں عرش آستاں

کل سے اعلی کل سے اولی کل کی جان

کل کے آقا کل کے ہادی کل کی شان

دل کشا دل کش دل آرا دلستان

کان جان و جان جان و شان شان

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا

ہر اشارت دل نشین و دل نشاں

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

صنعت اشتقاق:

شعر میں ایسے چند الفاظ کا استعمال کرنا جو ایک ہی ماخذ سے ہوں یعنی وہ الفاظ اسی سے بنتے ہوں اور معنی بھی ایک جیسے ہوں۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

مٹ، مٹتے، مٹ جائیں گے،مٹا، نہ مٹے گا، یہ تمام الفاظ ایک ہی ماخذ سے ہیں اور معنی بھی ایک ہی ہیں یعنی ختم ہو جانا۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

قادری، قادریوں، قدر، عبد القادر، قدرت کے الفاظ ایک ہی ماخذ سے ہیں۔

صنعت شبہ اشتقاق:

ایسے الفاظ لانا جو بظاہر ایک ماخذ سے لگیں مگر حقیقت میں نہ ہوں، یہ صنعت

مشکل ہوا کرتی ہے مگر دیگر شعراء کے لئے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں بھی کمال کر دیا۔

ابن زہرا سے تیرے دل میں ہیں یہ زہر بھرے

بل بے اور منکر بے باک یہ زہرا تیرا

اس شعر میں زہرا، زہر اور زہرا بظاہر ایک ماخذ سے لگتے ہیں مگر تینوں الگ ماخذ سے ہیں اور الگ معنوں میں ہیں۔زہرا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنھا کا لقب ہے، زہر poison کو کہتے ہیں اور زہرا کا معنی حوصلہ اور دلیری ہے۔

شر خیر شور شرر دور نار نور

بشری کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

اس شعر میں شر، شور، شرر اسی طرح بشر و بشری ایک ماخذ سے لگتے ہیں مگر حقیقتا یہ الگ الگ ماخذ سے ہیں۔شر یعنی برائی، شور یعنی غل کرنا، شرر آگ کی چنگاری، بشری خوشخبری اور بشر آدمی۔

محاورات اور کہاوتیں:

اشعار میں محاورہ یا کہاوت کا استعمال کرنا۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

تارے کھلنا محاورہ ہے یعنی صاف رات میں تارے نکلنا۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں

کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

قدموں میں یعنی زیر سایہ ہونا، منہ دیکھنا یعنی چہرہ دیکھنا، نظر پر چڑھنا یعنی پسند آنا۔

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے

کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

گردن جھکنا یعنی فرمانبردار ہونا، سر بچھنا یعنی عاجزی و انکساری کرنا، دل لوٹ ہونا یعنی شیدا ہونا۔

علوم کی اصطلاحات:

چونکہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ مختلف علوم میں مہارت رکھتے تھے تو آپ نے اپنے اشعار میں ان علوم و فنون کی اصطلاحات کو استعمال کیا جو کہ حیرت میں ڈالنے والی بات ہے۔

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا

بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

اس شعر میں علم نجوم (astronomy) کی اصطلاح برج کا ذکر ہے اور ساتھ ہی چاند ستارے کو بھی استعمال کیا گیا ہے جن کا تعلق خاص طور پر اس علم کے ساتھ ہے۔

مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے

ڈالے اک بوند شب دے میں جو باران عرب

مہر یعنی آفتاب، میزان یعنی آسمان کا ساتواں برج حمل یعنی پہلا برج، اس شعر میں علم ہیئت (astrophysics) کی اصطلاحات استعمال کی گئیں۔

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور

لِم ہے وہ یہ اِن ہوا تم پہ کروڑوں درود

علم منطق (logic) کی مشہور اصطلاحات دلیل لمی اور دلیل انی کو شعر میں کمال طریقے پر استعمال فرمایا۔

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل

کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

کیا شان ہے اعلی حضرت کی، واقعہ معراج کا ایک تخیل علم ہندسہ (geometry) کی اصطلاحات میں پیش فرمایا۔ محیط، مرکز، خطوط، چکر اور دائرے یہ اصطلاحات ہیں۔

آپ کو پڑھ کر حیرت ہوگی کہ اس فن میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی استاد نہیں ہے اور نہ کسی سے آپ اپنے اشعار کی اصلاح کرواتے، نہ شعر گوئی آپ کا مشغلہ تھا مگر پھر بھی ایسے اشعار تحریر فرمائے کہ آج ان پر پی ایچ ڈی کی جارہی ہے، اعلی حضرت اپنے کلام کے بارے میں خود فرماتے ہیں۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ

بیجا ہے للہ المنت محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

تلخیص مع اضافہ: فن شاعری اور حسان الہند

تمت بالخیر:

اللہ پاک ہمیں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رکھے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس عظیم شخصیت کا تعارف کروانے اور ان کا فیضان عام کرنے میں میرے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا بہت بڑا کردار ہے جن کی بدولت بلامبالغہ لاکھوں افرار اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے واقف ہوئے اور ان کی ذات سے استفادہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا، اللہ پاک ہمارے مرشد کریم کا سایہ دراز فرمائے۔ آمین۔۔